حدیثِ کربلا
طالب جوہری

حدیثِ کربلا

سبیلِ سکینہؑ

حیدرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸۔ ۱

طالب جوہری

نام کتاب : حدیثِ کربلا

مصنف : علامہ طالب جوہری

اشاعتِ چہارم : ۲۰۱۱ء

کمپوزنگ : مزمل شاہ

ناشر : مولانا مصطفیٰ جوہر اکیڈمی، کراچی

طباعت : سید غلام اکبر 0303265981‏4

قیمت : ۵۴۵/- روپیہ

رابطہ

فلیٹ نمبر 1، آصف پیلس، بی۔ ایس ۱۱، بلاک ۱۳

فیڈرل بی ایریا، کراچی، پاکستان

فون: ۰۲۱-۶۳۷۸۶۰۱

موبائل: ۰۳۳۳-۲۱۲۷۹۳۲

خطبہ

ابن سعد کے حکم پر فوجوں نے دائرہ کی صورت میں امام حسین علیہ السلام کو محاصرہ میں لے لیا۔ سپاہیوں اور گھوڑوں کا اتنا شور تھا کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ امام حسین علیہ السلام اپنے گھوڑے کو بڑھا کر کچھ آگے آئے اور ارشاد فرمایا کہ میری بات تو سنو کہ میں کیا کہہ رہا ہوں لیکن کسی نے اس آواز پر کان نہ دھرا۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا ﴿ویلکم ما علیکم أن تنصتوا الیّ فتسمعوا قولی، وانما ادعوکم الٰی سبیل الرشاد، فمن اطاعنی کان من المرشدین ومن عصانی کان من المهلکین، وکلکم عاص لامری غیر مستمع قولی، فقد ملئت بطونکم من الحرام وطبع علٰی قلوبکم، ویلکم ألاتنصفون؟ ألاتسمعون؟﴾ وائے ہو تم پر، یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ میری بات سننے پر آمادہ نہیں ہو حالانکہ میں تمہیں سچے راستے کی طرف دعوت دے رہا ہوں۔ پس جو شخص میری اطاعت کرے وہ راہ حق پر ہے اور جو میری نافرمانی کرے وہ ہلاک ہونے والوں میں ہے۔ تم سب میرے نافرمان ہو اور میری بات سننے پر آمادہ نہیں ہو اس لئے کہ تمہارے شکم حرام سے پُر ہیں اور تمہارے دلوں پر مہر لگی ہوئی ہے۔ تم میری بات پر کان کیوں نہیں دھرتے اور سنتے کیوں نہیں ہو؟ اس کلام کے بعد فوجیوں نے ایک دوسرے کو سرزنش کی اور کہا کہ بات تو سنو کہ حسین کیا کہہ رہے ہیں۔ جب لوگ سننے پر آمادہ ہو گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا ﴿تبّاً لکم ایتها الجماعة وترحا أفحین استصرختمونا ولهین متحیّرین فاصرخناکم مؤدّین مستعدّین سللتم علینا سیفا فی رقابنا وحششتم علینا نار الفتن جناها عدوّکم وعدوّنا، فاصبحتم اِلبا علٰی اولیاء کم ویداً علیهم لاعداء کم بغیر عدل أفشوه فیکم ولا امل اصبح لکم فیهم الّا الحرام من الدنیا انالوکم وخسیس عیش طمعتم فیه من غیر حدث کان منّا ولا رأیٍ تفیّل لنا، فهلّا لکم الویلات، اذکرهتمونا وترکتمونا، تجهّزتمونا والسیف لم یشهر والجأش طامن والرأی لم یستحصف ولٰکن اسرعتم الیها کطیرة الدبا وتداعیتم الیها کتداعی الفراش.

فقبحا لکم فانما انتم من طواغیت الامة وشذاذ الاحزاب ونبذة الکتاب و

نفثة الشيطان وعصبة الآثام و محرّفی الكتاب و مصطفئ السنن وقتلة اولاد الانبياء و مبيدی عترة الاوصياء وملحقی العهار بالنسب و مؤذی المومنين وصراخ ائمة المستهزئين الذين جعلوا القرآن عضين (سورۂ حجر ۹۱) وانتم ابن حرب واشياعه تعتمدون وايّانا تخاذلون اجل والله الخذل فيكم معروف وشجت عليكم عروقكم وتوارثته اصولكم وفروعكم وثبتت عليه قلوبكم وغشيت صدوركم فكنتم اخبث شیء سنخا للناصب واكلة للغاصب۔

الا لعنة الله عليكم الناكثين الذين ينقضون الايمان بعد توكيدها وقد جعلتم الله عليكم كفيلا فأنتم والله هم ألا وان الدعیّ بن الدعیّ قدركّز بين اثنتين بين السلّة والذلّة وهيهات ما آخذالدنيّة ابیٰ الله ذلك ورسوله وجدودٌ طابت وحجور طهرت وأنوف حمية ونفوس ابيّة لاتؤثر مصارع اللئام علیٰ مصارع الكرام، ألا قداعذرتُ وانذرتُ، ألا انّی زاحف بهذه الأسرة علیٰ قلة الاعوان وخذلة الاصحاب۔

اے لوگو تم پر ہلاکت اور پھٹکار ہو۔ تم نے حیرانی اور سرگشتگی کے عالم میں ہمیں پکارا تو ہم نے اپنی پوری ذمہ داری اور طاقت کے ساتھ تمہاری پکار کا جواب دیا لیکن تم نے ہماری گردنوں پر تلواریں رکھ دیں اور ہمارے خلاف فتنوں کی آگ بھڑکا دی جسے تمہارے اور ہمارے مشترک دشمن نے فراہم کیا تھا۔ پس تم اپنے ہی دوستوں کے خلاف جمع ہو گئے اور ان کے مخالف ہو کر اپنے دشمنوں کی مدد کرنے لگے حالانکہ انہوں نے تمہارے ساتھ عادلانہ سلوک نہیں کیا اور نہ ان سے تمہاری امیدیں پوری ہوئیں سوائے اس حرام دنیا کے، اور کمترین دنیاوی لذتوں کے، جو انہوں نے تمہیں دیدیں حالانکہ ہم نے تمہارے خلاف کچھ نہیں کیا تھا اور نہ کسی رائے کا اظہار کیا تھا۔ پس تم پر پھٹکاریں کیوں نہ پڑیں کہ تم نے ہم سے کراہت کی اور ہمیں چھوڑ دیا اور ہمارے خلاف فوجیں آمادہ کیں حالانکہ ابھی تلواریں نہیں کھنچی تھیں اور دل مطمئن تھے اور رائے مضبوط تھی لیکن تم نے فتنہ و جنگ کی طرف جانے میں ایسی تیزی دکھلائی جیسے پروانوں کی پرواز ہو اور تم اس سرعت سے حملہ آور ہوئے جیسے ٹڈیوں کا حملہ ہو۔

تم لوگ کتنے برے لوگ ہو۔تم اس امت کے سرکش افراد ہو،تم یک جہتی کو پراگندہ کرنے والے ہو،تم قرآن کے منکر ہو،تم شیطان کے پیروکار ہو،تم گناہگاروں کی جمعیت ہو۔تم قرآن میں تحریف کرنے اور سنتِ رسول کے مٹانے والے ہو۔تم اولادِ انبیاء کے قاتل اور ذرّیت اوصیاء کے ہلاک کرنے والے ہو۔تم بدنسلوں کونسب میں شامل کرنے والے لوگ ہواور دینداروں کواذیت دینے والے ہو۔تم ان مذاق اڑانے والوں کے مددگار ہوجنہوں نے قرآن کو پارہ پارہ کردیا۔تم لوگ ابوسفیان اوراس کے پیروکاروں پراعتماد کرتے ہواور ہماری نصرت سے گریزاں ہو۔ہاں!خدا گواہ ہے کہ ساتھ چھوڑنا تمہارے نزدیک اچھی بات ہےاور یہ صفت تمہاری رگوں میں دوڑ رہی ہے۔اور یہ صفت تمہارے اصول اورفروع کومیراث میں ملی ہےاور تمہارے دل اسی پر قائم ہیں اورتمہارے سینے اس سے بھرے ہوئے ہیں۔تم خبیث ترین چیز ہوناصب کے لئے اور کم ترین لقمہ ہوغاصب کے لئے۔

آ گاہ ہوجاؤ کہ ان عہد توڑنے والوں پراللہ کی لعنت ہے جومضبوط عہد باندھنے کے بعد توڑ دیتے ہیں، میں نے اللہ کوتم پرنگراں قرار دیدیا ہے۔اللہ گواہ ہے کہ تم وہی لوگ ہو۔آ گاہ ہوجاؤ کہ بدنسل شخص کے بدنسل بیٹے نے دو باتوں میں سےایک پرہمیں محصور کردیا ہے کہ یاتو ہم جنگ کریں یاذلت کی بیعت کریں۔ اور میں اُس پستی وذلت کو ہرگز قبول نہیں کروں گا۔اللہ اوراس کے رسولﷺ اس بات پرراضی نہیں ہیں۔ اورخوش کردار آباءواجداد، پاک وپاکیزہ مائیں، باعزت لوگ اورعزت دارنفوس کریمانہ موت کے مقابلہ میں ذلت والی ہلاکت کو پسندنہیں کرتے۔آ گاہ ہوجاؤ کہ میں نے تمہیں اپنے اقدام کا سبب بھی بتلادیا اورتمہیں نصیحت بھی کردی۔آ گاہ ہوجاؤ کہ میں اصحاب وانصار کی کمی کے باوجود جنگ پرتیار ہوں۔پھر آپ نے یہ اشعار پڑھے۔

فـان نـغـلـب فغلّا بون قدما — وان نهـزم فـغـيـر مهـزّ مينا
ومـا ان طبّـنـا جبن ولكن — مـنـايـانـا ودولة آخرينـا
اذامـا الموت رفّع عن اناس — كـلا كـلـه انـاخ بـآخرينـا
فـافـنـىٰ ذلكم سروات قومى — كـمـا افـنى القرون الاوّلينا
فلو خلد الملوك اذن خلدنا — ولـوبـقـى الـكـرم اذن بقينا

فـقـل لـلشامتين بنا افيقوا   سيـلقٰى الشامتون كما لقينا

اگر ہم جنگ میں کامیاب ہو جائیں تو ہمیشہ ہی کامیاب ہوتے ہیں اور اگر شکست کھا جائیں تو پھر بھی شکست خوردہ نہیں ہیں۔

بزدلی ہماری عادت نہیں ہے لیکن موت ہمارے لئے ہے اور حکومت دوسروں کے لئے۔

موت کا ناقہ اگر لوگوں کے اوپر سے اپنا سینہ ہٹا لے تو دوسرے لوگوں پر رکھ دیتا ہے۔

موت نے ہمارے سرداروں کو فنا کر دیا جیسا کہ زمانہ اگلوں کو فنا کرتا آیا ہے۔

اگر سلاطین زندہ رہتے تو ہم بھی رہتے اور اگر باعزت لوگ زندہ رہتے تو ہم بھی زندہ رہتے۔

ہمیں شماتت کرنے والوں سے کہہ دو کہ ہوش میں آئیں۔ یہ شماتت کرنے والے بھی وہی دیکھیں گے جو ہم نے دیکھا ہے۔

(یہ فروہ بن سبیک مرادی کے اشعار ہیں جو آپ نے بطور تمثّل ارشاد فرمائے ہیں)۔ پھر ارشاد فرمایا

﴿ثـم ايـم الـلّـه لا تـلبثـون بـعـدهـا الّا كريث مايركب الفرس حتّى تدوربكم دورالرحٰى وتقلق بكم قلق المحور عهده اليّ أبى عن جدّى فاجمعوا امركم وشركائكم ثـم لا يـكن امركم عليكم غُمّة ثم اقضوا اليّ ولا تنظرون (١) انـى توكلت على الله ربى وربـكـم مـا مـن دابّة الا هـو آخـذ بـنـاصيتها ان ربّى علٰى صراط مستقيم (٢) اللهم احبـس عنهم قطر السماء وابعث عليهم سنين كسنى يوسف و سلّط عليهم غلام ثقيف يسقيهـم كأساً مصبرة ولا يدع فيهم احدا الّا قتلة بقتلة وضربة بضربة۔ ينتقم لى ولأ وليـائـى واهـل بيتي واشياعى منهم فانهم غرّونا وكذّبونا وخذلونا وأنت ربّنا۔ عليك تـوكلنا واليك انبنا واليك المصير﴾ خدا گواہ ہے کہ تمہیں وقت نہیں ملے گا مگر صرف اتنا جتنا پیادہ کو سوار ہونے میں لگتا ہے۔ زمانے کی چکی تمہیں اپنے چکروں میں پیس دے گی۔ میرے والد نے میرے جد کے حوالے سے یہ بات بتلائی ہے۔ پس تم اپنے سارے امور اور سارے بنائے ہوئے شریکوں کو جمع کرلو تا کہ

۱۔ سورۂ یونس ۷۱

۲۔ سورۂ ہود ۵۶

تمہاری بات تم پر مشتبہ نہ ہو پھر تم میرے بارے میں فیصلہ کرو اور مجھے مہلت نہ دو۔ میں اللہ پر جو میرا رب اور تمہارا رب ہے بھروسہ کرتا ہوں۔ زمین پر چلنے والا کوئی ایسا جاندار نہیں ہے کہ وہ اس کی پیشانی کو پکڑے ہوئے نہ ہو۔ یقیناً میرا رب سیدھی راہ پر ہے۔ بارالہا تو آسمان کی بارشوں کو روک لے۔ اوران پر قحط سالی کے سال بھیج دے جیسے یوسف کے زمانے کے تھے۔ اور ایک جوانِ ثقفی کو ان پر مسلط کردے تاکہ وہ انہیں زہر کے جام پلائے۔ اوران میں سے ایک کو بھی نہ چھوڑے۔ ہر قتل کے بدلے قتل اور ہر ضربت کے بدلے ضربت کی سزا دے۔ یہ انتقام میرے اور دوستوں اور پیروکاروں اور اہل بیت کی طرف سے لے لے۔ اس لئے کہ ان لوگوں نے ہمیں دھوکہ دیا، ہماری تکذیب کی اور ہمیں اکیلا چھوڑ دیا اور یقیناً تو ہمارا رب ہے۔ ہم تجھ پر ہی بھروسہ کرتے ہیں اور تجھی سے رجوع کرتے ہیں اور ہماری بازگشت تیری ہی طرف ہے۔(۱)

پسر سعد سے گفتگو

امام حسین ؑ نے خطبہ کے بعد سوال کیا کہ عمر بن سعد کہاں ہے؟ اُسے بلاؤ۔ پسر سعد نہ چاہتے ہوئے بھی مجبوراً امام کے سامنے آیا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ ﴿**یاعمر انت تقتلنی تزعم ان یولیك الدعی بن الدعی بلادالری و جرجان والله لا تتهنأ بذلك عهداًمعهودا فاصنع ما انت صانع فانك لا تفرح بعدی بدنیا ولاآخرة ولكأنی براسك علی قصبة قد نصب بالكوفة يتراماه الصبيان و يتخذون غرضا بينهم**﴾ کیا تم مجھے قتل کردو گے؟ تمہیں یہ خوش فہمی ہے کہ وہ بدنسب باپ کا بدنسب بیٹا رے اور گرگان کی حکومت تمہارے حوالے کردے گا؟ خدا گواہ ہے کہ ایسا نہیں ہوگا اور یہ ایک پرانا عہد ہے۔ اب تم جو جی چاہے کرو لیکن میرے بعد نہ دنیا میں شاد و آباد رہو گے نہ آخرت میں۔ گویا میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ تمہارا سر کوفہ میں نیزے پر نصب کیا جائے گا اور لڑکے اس پر سنگ زنی کریں گے اور اسے اپنا ہدف بنائیں گے۔ ابن سعد یہ سُن کر آگ بگولا ہو گیا اور اس نے مڑ کر فوج سے کہا کہ کس بات کا انتظار کر رہے ہو۔ سب مل کر حملہ کرو کہ یہ لوگ ایک لقمہ سے زیادہ نہیں ہیں۔ اس کے بعد امام حسین ؑ نے رسول اللہ ﷺ کی سواری کا گھوڑا مرتجز منگوایا اور اس پر سوار ہوئے

۱۔ ناسخ التواریخ ج ۲ ص ۲۴۷، بحارالانوار ج ۴۵ ص ۸